ADB

ایشیائی ترقیاتی بینک

پاکستان میں
راولپنڈی ماحولیاتی بہبود پراجیکٹ
کے
سپیشل پراجیکٹ فسیلیٹیٹر
کی
جائزہ اور معائنہ رپورٹ

ADB قرضہ 2211/2212(SF)-PAK (13 دسمبر 2005)

جولائی 2009ء

اس رپورٹ کے اصل انگریزی متن کا ترجمہ OSPF کنسلٹنٹ نے اردو میں کیا ہے۔ کسی اختلاف کی صورت میں
انگریزی متن ہی معتبر سمجھا جائے گا۔

فہرست

صفحہ نمبر

انتظامی رپورٹ	4
I۔ پس منظر	6
A۔ پراجیکٹ	6
B۔ شکایت	6
C۔ اہلیت کا تعین	7
II۔ جائزہ اور جانچ	7
A۔ مقاصد اور طریقہ کار	7
B۔ متاثرین کا تعین	8
C۔ مسائل کا تعین	10
D۔ طریقہ ہائے کار کی نشاندہی	12
E۔ مسئلے کے امکانی حل کا جائزہ	13
III۔ سفارشات اور مجوزہ لائحہ عمل	13
A۔ سفارشات	13
B۔ مجوزہ لائحہ عمل	14
ضمیمہ: مجوزہ اصول وضوابط	17

خلاصہ رپورٹ

پاکستان میں ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کے راولپنڈی ماحولیاتی بہبود پراجیکٹ (REIP)[1] میں راولپنڈی میں گندے پانی کی صفائی کے پلانٹ (STP) کی تعمیر بھی ایک ذیلی پراجیکٹ کے طور پر شامل ہے۔ راولپنڈی کی ضلعی حکومت اس پراجیکٹ کا انتظامی ادارہ ہے اور اس پراجیکٹ پر عمل درآمد واٹر اینڈ سینیٹیشن اتھارٹی (WASA) کے ذمے ہے۔ ADB نے 3 فروری 2009 کو REIP پر عمل درآمد روک دیا تھا۔ شیڈول کے مطابق پراجیکٹ کو 31 اگست 2009 کو مکمل ہونا ہے۔ STP کی تعمیر ADB کے کسی نئے پراجیکٹ کے تحت مکمل کی جائے گی۔

خصوصی پراجیکٹ فسیلیٹیٹر کے دفتر (OSPF) کو 28 مئی 2009 کو STP سے متعلق ایک شکایت موصول ہوئی جو 4 جون 2009 کو رجسٹر ہوئی۔ شکایت کنندگان کا بنیادی مسئلہ ان کی اراضی کے عوض دیا گیا معاوضہ ہے جو ان کے خیال میں بہت کم ہے۔ مزید برآں ایک گاؤں کی زمین کی جو قیمت متعین کی گئی ہے وہ دیگر تین متاثرہ گاؤں کی زمینوں کی نسبت نمایاں طور پر زیادہ ہے اور زمین کی تقسیم بھی مختلف طریقے سے کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ شکایت کنندگان نے STP کی تعمیر کے نتیجے میں ماحول کو پہنچنے والے ممکنہ نقصان کے متعلق بھی اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے جس سے آس پاس کی اس زمین کی قیمت گر سکتی ہے جو پلانٹ کے لیے نہیں خریدی گئی۔ STP کے تالابوں اور ان کے گھروں کے درمیان مناسب فاصلہ ایک اور مسئلہ ہے۔ انھیں ڈر ہے کہ راولپنڈی میں آبادی کے اضافے کے ساتھ مستقبل میں پلانٹ کو وسیع کرنا پڑے گا۔ انھوں نے اپنے گاؤں کے قریب STP کی تعمیر کے لیے مجوزہ جگہ کے انتخاب پر اعتراض کیا ہے اور انھیں خدشہ ہے کہ اس سے زمینی پانی بھی آلودہ ہوگا۔

شکایت کی اہلیت کے تعین کے لیے OPSF نے ADB کے وسطی اور مغربی ایشیائی ڈیپارٹمنٹ کے شہری سہولیات کے ڈویژن سے بات چیت کی ہے اور 11 سے 16 جون 2009 کو ایک مشن پاکستان بھیجا ہے تاکہ وہ شکایت کنندگان کے لیڈر سے انٹرویو کرے، پراجیکٹ کی جگہ کا معائنہ کرے، شکایت کنندگان کی بڑی تعداد سے ملاقات کرے اور ADB کے متعلقہ سٹاف سے انٹرویو کرے۔ OSPF نے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) سے بھی اور پنجاب حکومت کے اہل کاروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ OPSF نے 18 جون 2009 کو یہ تعین کر لیا کہ شکایت اہلیت کے معیار پر پورا اترتی ہے۔

شکایت کنندگان کا کہنا ہے کہ زمین کو تین زمروں کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہیں زرعی

1۔ ADB، 2005۔ پاکستان کے لیے راولپنڈی ماحولیاتی بہبود پراجیکٹ کے مجوزہ قرضے پر بورڈ آف ڈائریکٹرز کو پیش کی گئی صدر کی رپورٹ اور سفارشات۔ منیلا۔ 20 اور 40 ملین ڈالر کے قرضے بالترتیب 2211-PK اور 2212(SF)-PK منظور شدہ 13 دسمبر 2005۔

اراضی کو غیر زرعی اراضی گردانا گیا ہے۔ متاثرہ افراد (APs) نے اپنی زمین معاوضے پر دینا قبول کرلیا ہے اور زمین کی قیمت کے تعین سے متعلق 18 کے قریب مقدمات عدالت میں زیرِ سماعت ہیں۔ کچھ شکایت کنندگان نے کہا کہ انھیں معلوم نہیں تھا کہ قیمت کے تعین سے متعلق عدالت میں مقدمہ کیا جا سکتا ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ اڈیالہ کی زمین دیگر دیہات سے منتقل ہے اور تمام زمینوں کی قیمت کا تعین درست اور منصفانہ طور پر کیا گیا ہے۔ اگر یہ درست نہ ہوتا تو عدالت مدعیوں کے حق میں فیصلہ دے دیتی اور حکومت اس فیصلے پر عمل درآمد کر دیتی۔ PMU اور ADB دونوں کا موقف یہ ہے کہ وہ کسی عدالتی کارروائی میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ مزید یہ کہ شکایت کنندگان خصوصاً کرایہ داروں کو خدشہ ہے کہ وہ اپنے روزگار سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ PMU اور ADB کا موقف ہے کہ نئے RP میں کرایہ داروں سے متعلق مراعات بھی شامل کی جائیں۔ مقامی حکومت نے کہا ہے کہ STP کی تعمیر مکمل ہو جائے تو حکومتی پالیسی کے مطابق وہ افراد جن کی مستقل رہائش اس ضلعے کی ہے، ضلعی حکومت کی نوکریوں کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ حکومت STP تعمیر کرنا چاہتی ہے اور اس کے خیال میں اس کا محلِ وقوع تکنیکی طور پر منتخب کرلیا گیا ہے۔ یہ امر بھی یقینی ہے کہ ماحولیاتی مسائل سے متعلق خدشات دور کیے جا سکتے ہیں۔ یہ واضح نہیں ہے کہ کیا اس مرحلے پر شکایت کنندگان معاوضے میں اضافے کے سوا کسی دوسرے حل سے متعلق کوئی تجویز سننے کے لیے تیار ہیں۔ تمام فریقوں کی طرف سے مل بیٹھ کر مسائل پر گفتگو کرنے کی تجاویز سامنے آئی ہیں۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ شکایت کنندگان کی ترجیحات کو اولیت دی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ معاوضے سے متعلق فیصلہ دینے میں عدالت کتنا وقت لیتی ہے۔ حکومت کو بھی STP کی تعمیر سے متعلق اپنے فیصلے کی دوبارہ توثیق کرنی چاہیے، جبکہ ADB اور حکومت کو آپس میں بات چیت کر کے متاثرہ افراد کو آگاہ کرنا چاہیے کہ وہ اور کتنے عرصے تک اپنی زمینیں کاشت کرتے رہیں گے۔ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ میں اراضی کی قیمت کے تعین، اس کے طریقہ کار اور معاوضے میں فرق کی وجوہات سے متعلق تفصیلی آگاہی مہیا کرنی چاہیے۔ متاثرین کی دوبارہ آبادکاری کا منصوبہ (RP) ADB کی پالیسی کے مطابق عمل میں لایا جانا چاہیے اور حقیقی بنیادوں پر متاثرین کے لیے ملازمتوں کی فراہمی کے مواقع سے متعلق بریفنگ دی جانی چاہیے۔ STP کی تعمیر کی جگہ کے انتخاب، سیلاب کے اثرات، بدبو کے مسئلے اور نگرانی کی ذمہ داریوں سے متعلق بھی بریفنگ دی جانی چاہیے۔ OSPF اس جائزہ اور معائنہ رپورٹ کی وضاحت کے لیے چھوٹے پیمانے پر گروہی مشاورت کے مواقع فراہم کرے گا تا کہ وہ مشاورت کے عمل کے مرحلہ 5 پر کسی فیصلے پر پہنچ سکیں اور اگر ان کی طرف سے کہا گیا تو تینوں فریقوں کو آپس میں مذاکرات کرنے کا موقع بھی فراہم کرے گا۔ OSPF ایک لائحہ عمل طے کرنے کی سفارش بھی کرتا ہے جس میں OSPF سٹاف اور مقامی کنسلٹنٹ غیر جانبدار فسیلیٹیٹر کے طور پر کام کریں۔

I۔ پس منظر

A۔ پراجیکٹ

1۔ ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کا راولپنڈی ماحولیاتی بہبود پراجیکٹ (REIP) پاکستان میں تین اقدامات کا ارادہ رکھتا ہے ان میں (i) ماحولیاتی صفائی (بشمول سیوریج، گندے پانی کی صفائی، سیلابی پانی کی نکاسی، ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانا، مذبح خانے کی دوسری جگہ منتقلی اور عوامی لیٹرینیں)؛ (ii) آب رسانی کا انتظام بہتر بنانا (بشمول ٹیوب ویلوں کی تبدیلی، ڈسٹری بیوشن نیٹ ورکس کی تعمیر اور مرمت، پانی کے میٹروں کی تنصیب اور سکولوں میں پانی اور صفائی کی سہولیات کی فراہمی)؛ اور (iii) ادارہ جاتی بہبود (بشمول میونسپل انتظامات کو بہتر بنانا، شہری ماحولیاتی بہبود کا منصوبہ، اثاثہ جات کا انتظام اور شہری منصوبہ بندی) شامل ہیں۔ اس کے ذیلی منصوبوں میں سے ایک راولپنڈی کے لیے گندے پانی کی صفائی کے پلانٹ (STP) کی تعمیر ہے۔ راولپنڈی شہر کی ضلعی حکومت (CDR) اس پراجیکٹ کا انتظامی ادارہ (EA) ہے۔ اس پراجیکٹ پر عمل درآمد کرانے کے ذمہ دار اداروں (IAs) میں سے ایک واٹر اینڈ سینیٹیشن اتھارٹی (WASA) ہے۔ ADB نے 3 فروری 2009 کو REIP پر عمل درآمد روک دیا ہے۔ شیڈول کے مطابق پراجیکٹ کو 31 اگست 2009 کو مکمل ہونا ہے۔ STP کی تعمیر ADB کے کسی نئے پراجیکٹ کے تحت مکمل کی جائے گی۔

B۔ شکایت

2۔ سپیشل پراجیکٹ فسیلیٹیٹر کے دفتر (OSPF) کو 28 مئی 2009 کو STP سے متعلق ایک شکایت ای میل کے ذریعے موصول ہوئی۔ OSPF نے شکایت کی رسید بھیجی، کچھ اضافی معلومات کی فراہمی کی درخواست کی اور 4 جون 2009 کو شکایت رجسٹر کر لی۔ شکایت کنندگان کا بنیادی مسئلہ ان کی اراضی کے عوض دیا گیا معاوضہ ہے جو ان کے خیال میں بہت کم ہے۔ مزید برآں ایک گاؤں اڈیالہ کی زمین کی جو قیمت متعین کی گئی ہے وہ دیگر تین متاثرہ گاؤں جبار میانہ، گدھ پور اور کورکھ پور کی زمینوں کی نسبت نمایاں طور پر زیادہ ہے اور زمین کی تقسیم بھی مختلف طریقے سے کی گئی ہے۔ منصفانہ معاوضے کے مسئلے کے ساتھ ساتھ شکایت کنندگان نے STP کی تعمیر کے نتیجے میں ماحول کو پہنچنے والے ممکنہ نقصانات کے متعلق بھی اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے جس میں ناخوشگوار بو، مچھروں کی افزائش، زمینی پانی کی آلودگی اور دریا کے بہاؤ میں ایسی تبدیلی جو خصوصاً جبار میانہ میں سیلاب اور زمین کے کٹاؤ کا باعث بن سکتی ہے، جیسے مسائل شامل ہیں۔ انھیں ڈر ہے کہ ان منفی اثرات کے نتیجے میں آس پاس کی اس زمین کی قیمت گر سکتی ہے جو پلانٹ کے لیے نہیں خریدی گئی۔ ان کا خیال ہے کہ STP کے تالابوں اور ان کے گھروں کے درمیان فاصلہ محض 300 میٹر ہو گا جبکہ STP کے معیاری ڈیزائن کے مطابق یہ فاصلہ رہائشی علاقے سے 500 میٹر ہونا لازمی ہے۔ شکایت کنندگان کو

یہ بھی ڈر ہے کہ راولپنڈی میں آبادی کے اضافے کے ساتھ مستقبل میں پلانٹ کو وسیع کرنا پڑے گا اور اس کے لیے مزید زمین درکار ہوگی۔ انھوں نے اپنے گاؤں کے قریب STP کی تعمیر کی جگہ کے انتخاب پر بھی اعتراض کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ (اس سے پہلے کی ایک ماحولیاتی رپورٹ کی بنا پر) یہ پلانٹ کسی اور جگہ تعمیر ہونا تھا لیکن اسے ان کے گاؤں کے قریب منتقل کرنے کی وجوہات تکنیکی سے زیادہ سیاسی ہیں۔

C۔ اہلیت کا تعین

3۔ شکایت کی اہلیت کے تعین کے لیے OSPF نے ADB کے وسطی اور مغربی ایشیائی ڈیپارٹمنٹ (CWUS) کے شہری سہولیات کے ڈویژن سے بات چیت کی ہے اور یہ دیکھا ہے کہ CWUS نے اس سے قبل اس طرح کی شکایات کو کیسے نمٹایا ہے۔ OSPF نے 11 سے 16 جون 2009 کو آپریشن پراجیکٹ فسیلیٹیٹر کی قیادت میں ایک مشن بھی پاکستان بھیجا ہے۔ سینئر پراجیکٹ فسیلیٹیشن سپیشلسٹ نے بھی حکومتی اہل کاروں کے ساتھ کی گئی بعض میٹنگوں میں شرکت کی۔ مشن نے شکایت کنندگان کے لیڈر سے انٹرویو کیا، پراجیکٹ کی جگہ کا معائنہ کیا اور شکایت کنندگان کی بڑی تعداد سے ملاقات کی۔ مشن نے ADB کے متعلقہ سٹاف سے بھی انٹرویو کیا اور پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنے والے ادارے (IA) کے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) سے اور صوبائی حکومت کے اہل کاروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ OPSF نے 18 جون 2009 کو یہ تعین کر لیا کہ شکایت اہلیت کے معیار پر پورا اترتی ہے۔ شکایت کنندگان کا خط OSPF کی ویب سائٹ[2] پر موجود ہے۔

II۔ جائزہ اور جانچ

A۔ مقاصد اور طریقہ کار

4۔ جائزے اور معائنے کے مقاصد میں (i) شکایت کی ہسٹری معلوم کرنا، (ii) اہم متاثرین کا تعین کرنا، (iii) شکایت کے بنیادی مسائل کا تعین کرنا، (iv) مسئلے کے حل کے لیے متاثرین کی مشترکہ تیاری کا اندازہ لگانا، اور (v) کسی لائحہ عمل کی سفارش کرنا شامل ہیں۔

5۔ جائزے اور معائنے میں (i) دفتر میں کاغذات کا جائزہ جن میں صدر کی رپورٹ اور سفارش، دفتری رپورٹس، دفتری یادداشت اور 2007 کا RP اور 2009 تک کی تبدیلیوں پرمبنی ڈرافٹ شامل ہیں، (ii) پراجیکٹ سے وابستہ ADB کے سٹاف اور انتظامی افسران کے انٹرویوز، (iii) موقع کے دورے، (iv) شکایت کنندگان[3] اور ان کے نمائندے سے انفرادی انٹرویوز، اور (v) متعلقہ حکومتی اہل کاروں، EA اور IA سے انٹرویوز شامل ہیں۔

انٹرویوز نیم رسمی سوالناموں کے ذریعے کیے گئے۔ ایک مقامی فسیلیٹیٹر اور دو مترجمین نے شکایت کنندگان اور متعلقہ حکومتی اہلکاروں کے انٹرویوز کے لیے OSPF کی معاونت کی۔

6۔ جائزے اور معائنے کی اس رپورٹ (RAR) کا مقصد یہ ہے کہ مختلف فریقین کے مسائل کو اس طرح پیش کیا جائے جیسا انھوں نے OSPF کے سامنے بیان کیے ہیں اور مختلف فریقین کو ایک دوسرے کی ضرورتوں، مفادات اور خدشات کی بہتر تفہیم میں معاونت کی جائے تا کہ ان خدشات سے نمٹنے کی ممکن صورتیں زیرِ غور لائی جا سکیں۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ پراجیکٹ سے متعلق کسی تنازعے پر کوئی فیصلہ دیا جائے، کسی متاثرہ گروہ یا فرد کی جانچ کی جائے اور نہ ہی یہ کہ کوئی ایسی ماہرانہ سفارشات پیش کی جائیں کہ مسائل کو کیسے حل کیا جانا چاہیے۔

7۔ OSPF کا کام مختلف فریقین کے بیان کردہ مسائل کے حل کی راہ ہموار کرنا اور رہنمائی اور مشاورت کے عمل کا آغاز کرنا ہے۔ OSPF پراجیکٹ سے متعلق فریقوں کو ان کے مسائل کے حل میں یوں معاونت کرتا ہے: (i) شکایت کنندگان کو فیصلہ کرنے کی جگہ فراہم کر کے (ii) انھیں ملاقات اور مسائل کے حل کی تدابیر پر بات چیت کرنے کے مواقع فراہم کر کے اور (iii) مسائل کے حل تلاش کرنے کے ایسے طریقہ کار فراہم کر کے جو سب کے لیے قابل قبول ہوں۔ یہ OPSF کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام فریقوں کو احترام کی نظر سے دیکھے اور ایک شفاف اور غیر جانبدارانہ اجتماعی عمل کو یقینی بنائے۔ OPSF کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ کسی فریق کا عمل، اس کی رائے یا اس کی سمجھ صحیح ہے یا غلط اور نہ ہی یہ کہ وہ کسی فریق کے حق میں ثالث کا کردار ادا کرے۔

B۔ متاثرین کا تعین

1۔ شکایت کنندگان

8۔ شکایت کا خط جبار میانہ کے متاثرین (APs) کی جانب سے موصول ہوا لیکن اہلیت کے تعین کے مشن کے دوران تین دوسرے گاؤں اڈیالہ، کورکھ پور اور گدھ پور کے متاثرین نے بھی شکایت کی تائید کی۔ ان میں زیادہ تر افراد چھوٹے زمیندار ہیں۔ کئی ایک اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ زمین کے مشترکہ مالک ہیں۔ تین شکایت کنندگان کرایہ دار ہیں۔ متاثرین میں خواتین بھی ہیں لیکن انھوں نے شکایت پر دستخط نہیں کیے۔ شکایت کنندگان کی زمین دریائے

2۔ http://www.adb.org/Documents/SPF/REIP-Complaint-letter.pdf

3۔ شکایت کنندگان کی اس فہرست کی تصدیق کی گئی۔ شکایت کنندگان کی کل تعداد 25 ہے جو سب مرد ہیں۔ ان میں سے 24 افراد کا بالمشافہ انٹرویو کیا گیا اور ایک سے ٹیلی فون کے ذریعے۔ OSPF نے بعض خواتین خانہ سے الگ میٹنگ کا اہتمام بھی کیا۔

سواں کے کنارے پر واقع ہے جس میں ٹیوب ویلوں اور کنوؤں کے ذریعے آب پاشی کی جاتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں زمینی پانی کا حصول آسان ہے کیونکہ دریا کے کنارے ہونے کی وجہ سے زمینی پانی کی سطح بلند ہے۔ وہ گندم، دالیں، خربوزے، گوبھی، گاجر اور دیگر سبزیاں اگاتے ہیں۔ وہ اپنے مویشیوں کے لیے چارا بھی اگاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ درختوں کے مالک ہیں۔ انھوں نے جناب قاضی اسد محمود کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے کیونکہ وہ ایک پڑھے لکھے آدمی ہیں اور اس شکایت میں پوری دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ STP کی وجہ سے خود ان کی زمین بھی متاثر ہوگی۔ جناب قاضی اسد پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں۔ متاثرین سمجھتے ہیں کہ وہ ان کی بہتر نمائندگی کر سکتے ہیں اور انھیں قاضی صاحب پر مکمل اعتماد ہے۔

2۔ حکومت اور متعلقہ ادارے

9۔ CDR اس پراجیکٹ کا انتظامی ادارہ (EA) اور WASA اس پر عمل درآمد کرنے والا ادارہ (IA) ہے۔ PMU راولپنڈی میں واقع WASA کی عمارت میں قائم ہے۔ PMU اپنی رپورٹ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو لاہور بھیجتا ہے۔ کئی ایک کنسلٹنٹ، انجینئر اور سماجی بہبود کے ماہرین پراجیکٹ پر عمل درآمد میں PMU کی معاونت کرتے ہیں۔ دوبارہ آبادکاری کے ایک ماہر PMU کے تین معاونین کی ٹیم کے ساتھ مل کر RP میں مناسب تبدیلیاں کر کے اسے بہتر بنا رہے ہیں۔ RP پر عمل درآمد کی عمومی ذمہ داری پراجیکٹ ڈائریکٹر پر ہے۔ 20 اپریل 20 بورڈ آف ریونیو (BOR) کی طرف ایک نئے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر (LAC) کی تعیناتی کی گئی ہے جو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ (LAA) 1984ء کے مطابق حصول اراضی کے عمل کے ذمہ دار ہیں۔ معاوضوں کا تعین اور ان کی ادائیگی ان کی ذمہ داری ہے۔ LAC اور دوبارہ آبادکاری کی ٹیم RP پر عمل درآمد میں معاونت کریں گے۔ PMU میں ایک ماہر ماحولیات بھی موجود ہیں[4]۔

3۔ سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشیا اربن سروسز ڈویژن اور پاکستان ریزیڈنٹ مشن

10۔ CWUS اس پراجیکٹ کے انتظام کا ذمہ دار ہے۔ مارچ 2009 تک پراجیکٹ آفیسر کا دفتر ADB منیلا میں تھا۔ نیا پراجیکٹ آفیسر اسلام آباد میں PRM میں مقیم ہے اور پراجیکٹ پر عمل درآمد کے جائزے اور ضروری رہنمائی کے لیے REIP کی انتظامیہ، سٹاف اور کنسلٹنٹس سے مسلسل رابطے میں ہے۔ CWUS اور PRM کے سٹاف نے REIP اور حکومت پنجاب کو پراجیکٹ کے تعطل کی وجوہات بیان کیں۔ دوبارہ آبادکاری کے دو ماہرین نے جو PRM میں مقیم ہیں ستمبر 2008ء سے کئی مشن بھیجے ہیں۔ انھوں نے PMU سے کہا ہے کہ وہ RP کو بہتر

4۔ OSPF ان سے انٹرویو نہیں کر سکا کیونکہ وہ بیماری کے باعث چھٹی پر تھے۔

بنائے جس کا ایک ڈرافٹ جون 2009 میں مکمل ہو چکا ہے اور اب ADB کی ہدایات کے مطابق اس پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ ماہر ماحولیات ADB منیلا میں مقیم ہیں اور وہ دوبارہ آبادکاری کے ماہر کے ستمبر 2008 میں بھیجے ہوئے مشن میں شامل ہوئے۔ انھوں نے REIP کے لیے ایک ماہر ماحولیات کی خدمات حاصل کرنے کی سفارش بھی کی ہے۔

C۔ مسائل کا تعین

11۔ اس حصے میں اہم ترین مسائل پر مختلف متاثرین کی آرا کا خلاصہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد کسی مسئلے کی توثیق کرنا یا اس کو رد کرنا نہیں ہے بلکہ مسائل سے متعلق اپنے اپنے تناظر میں مختلف فریقوں کی آرا کو بیان کرنا ہے۔

12۔ مسائل کو درج ذیل زمروں میں ترتیب دیا گیا ہے:

- معاوضہ اور روزگار
- STP کا محل وقوع
- محفوظ ماحول

1۔ معاوضہ اور روزگار

13۔ **معاوضہ:** حصول اراضی کا عمل LAA کے مطابق کیا گیا ہے جس میں شکایات کے ازالے کی شقیں موجود ہیں جن پر BoR اور SPBUSP دونوں کو عمل کرنا چاہیے۔ ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی نے STP کے متاثرین کے لیے معاوضے کے نرخ متعین کیے تھے۔ شکایت کنندگان کی اکثریت کا خیال ہے کہ ان کی زمین کی قیمت اس سے کہیں زیادہ ہے اور معاوضہ ناکافی ہے۔ "ہمارے معاشرے میں زمین کا تعلق سماجی حیثیت کے ساتھ ہے۔ اگر ہمیں مناسب معاوضہ ہی مل جائے تو ہماری کچھ نہ کچھ عزت رہ جائے گی۔" اس کے علاوہ شکایت کنندگان کے خیال میں اثرانداز گاؤں کو زیادہ نرخوں کے مطابق معاوضہ دیا گیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بعض جگہ ٹیوب ویل یا کنوئیں[5] کی موجودگی کے مطابق زمین کو صحیح زمروں میں تقسیم نہیں کیا گیا اور شکایت کنندگان کو ان کی توقع سے کم معاوضہ ملا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ LAA کے بارے میں شکایت کنندگان کی معلومات سرسری ہیں اور اکثر خام معلومات ایک متاثرہ فرد سے دوسرے تک پہنچ جاتی ہیں۔ زیادہ تر متاثرین نے 2007ء میں اپنی زمین کے عوض معاوضہ لینا قبول کر لیا ہے۔ ان میں سے چند ایک احتجاج کر رہے ہیں[6] اور 18 کے قریب متاثرین کے مقدمات معاوضے کے تعین کے لیے عدالت میں

5۔ بعض افراد نے بتایا کہ ٹیوب ویل لگنے کے بعد زمین کا ریکارڈ درست نہیں کیا گیا۔

6۔ LAA کے مطابق، احتجاج کے دوران بھی معاوضہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ اور اس بات کی اجازت موجود ہے کہ معاوضہ وصول کرنے کے باوجود زمین کی قیمت کے بارے میں عدالت سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

ہیں[7]۔ کچھ شکایت کنندگان کا کہنا ہے کہ انھیں یہ معلوم نہیں تھا کہ معاوضے کے معاملے پر عدالت سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ حکومت کا مؤقف یہ ہے کہ اڈیالہ کی زمین کی قیمت دیگر دیہات کی نسبت زیادہ ہے اور نرخوں کا تعین درست اور منصفانہ ہے۔ اگر یہ منصفانہ نہیں تھا تو عدالت مدعیوں کے حق میں فیصلہ دے دیتی اور حکومت اس پر عمل درآمد کرتی۔ یہ واضح نہیں ہے کہ اگر عدالت مدعیوں کے حق میں فیصلہ دیتی ہے تو اس کا فائدہ ان لوگوں کو بھی پہنچے گا یا نہیں جنھوں نے عدالت سے رجوع نہیں کیا۔ دریں اثنا ADB نے PMU سے درخواست کی ہے کہ RP پر نظر ثانی کی جائے اور ADB سے منظوری کے بعد اس پر عمل درآمد کیا جائے۔ RP اور LAA دونوں کا تقاضا ہے کہ زمین کا قبضہ لینے سے پہلے متاثرین کو اراضی، فصلوں، درختوں اور دیگر اثاثوں کا معاوضہ فراہم کیا جائے[8]۔ PMU اور ADB دونوں کا مؤقف ہے کہ وہ عدالت کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

23۔ **روزگار:** شکایت کنندگان کا کہنا ہے کہ 1999ء میں دریائے سواں پر پل کی تعمیر کے بعد گدھو پور اور جبار میانہ کے دیہات کا مارکیٹ سے رابطہ بہتر ہو گیا ہے اور یہاں کے کسان زیادہ کمانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ انھیں اس بات کا نہایت دکھ ہے کہ ان سے یہ سب کچھ اب چھن رہا ہے۔ وہ کسان ہیں اور کوئی اور ذریعہ آمدنی نہیں رکھتے اور وہ اس سے محروم ہو جائیں گے۔ ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ وہ اپنی تمام تر زمین سے محروم ہو رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ روزی کمانے کا کوئی اور طریقہ نہیں جانتے[9]۔ کرایہ دار اپنے کام سے محروم ہو جائیں گے، وہ 20 سال سے زائد عرصے سے اپنے پورے خاندان کے ساتھ کرائے پر زمین کاشت کر رہے ہیں اور ان کی آمدنی کا انحصار اس پر ہے۔ وہ سخت مایوس ہیں۔ دیگر شکایت کنندگان کو اپنے مستقبل کی فکر ہے کیونکہ انھوں نے زمین اس لیے خریدی تھی کہ آخری عمر میں آمدنی کا ذریعہ ہو گی۔ PMU اور ADB نے بتایا ہے کہ نئے RP میں کرایہ داروں کے لیے بھی مراعات رکھی جائیں گی۔ مقامی حکومت نے واضح کیا ہے کہ ضلعے کے مستقل رہائشی حکومتی پالیسی کے مطابق ضلعی حکومت میں ملازمتوں کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ STP کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد PMU کو پتہ چل سکے گا کہ اس کا کام چلانے کے لیے کتنے ملازمین کی ضرورت ہے۔ نئے اخراجات کا گوشوارہ بنایا جائے گا جس میں ملازمتوں کی تعداد کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

7۔ 25 شکایت کنندگان میں سے 20 نے اپنی زمین کا معاوضہ وصول کر لیا ہے، 1 نے نہیں کیا اور 1 فرد نے جزوی طور پر معاوضہ وصول کیا ہے۔ تین شکایت کنندگان کرایہ دار ہیں۔ جن 20 متاثرین نے معاوضہ وصول کیا ہے ان میں سے 12 نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے۔

8۔ زمین کا قبضہ حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ زمین خریدنے والا ادارہ حاصل شدہ اراضی پر باڑ یا چار دیواری تعمیر کر لے۔ فی الحال یہ زمین متاثرین کے زیر کاشت ہے۔

9۔ ''ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر ہے۔ اگر ہم اپنی روزی کا موجودہ ذریعہ بھی کھو بیٹھے تو انھیں کیا دیں گے۔'' ''یہ زمین ہمارا ورثہ ہے اور ہمارے والدین کی نشانی ہے۔ ہم اپنی زمین نہیں بیچنا چاہتے کیوں کہ یہ نہ صرف روزی کا وسیلہ ہے بلکہ ہماری مرتبے کی علامت بھی ہے۔''

2۔ STP کا محلِ وقوع

15۔ بعض شکایت کنندگان کا موقف ہے کہ STP کو بنجر زمین پر تعمیر کیا جائے یا سرکاری زمین استعمال میں لائی جائے۔ لیکن زرعی زمین کسی صورت میں استعمال نہ کی جائے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ STP کی تعمیر کے لیے اور کوئی زمین دستیاب نہیں ہے۔ حکومت اس بات پر بھی مصر ہے کہ کئی متبادل مقامات پر تفصیلی غور و خوض کے بعد یہ جگہ منتخب کی گئی ہے۔ اس کی رائے میں یہ بہت اہم مسئلہ ہے کیونکہ راولپنڈی شہر کے پانی کی صفائی کے نظام کو اس STP کی فوری ضرورت ہے۔

16۔ شکایت کنندگان STP کی وجہ سے مچھروں، سیلاب، زیرِ زمین پانی کی آلودگی اور ناخوشگوار بُو کے بارے میں بھی فکر مند ہیں۔ "ہم نے سنا ہے کہ STPs ماحولیاتی مسائل اور بدبو کا سبب بنتے ہیں۔ ممکن ہے ہمیں پینے کا صاف پانی ہی نہ ملے۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں کیا ہوگا؟" انھیں ڈر ہے کہ STP سے آس پاس کی زمین پر بد اثرات مرتب ہوں گے اور آبادی کے لیے ماحولیاتی صورتحال ناقابلِ برداشت ہو جائے گی۔ مقامی حکومت اس پانی کے بارے میں خدشات کا شکار ہے جو متاثرین آب پاشی کے لیے اس وقت استعمال کر رہے ہیں۔ انھیں یقین ہے کہ STP سے نہ صرف راولپنڈی کے شہریوں کی صحت کی صورتحال بہتر ہوگی بلکہ STP سے متصل دیہات کے لوگوں کی حالت بھی بہتر ہوگی۔ کچھ شکایت کنندگان کا خیال ہے کہ STP رہائشوں سے بہت قریب بنایا جائے گا۔ کچھ کو یہ ڈر ہے کہ انھیں یہ علاقہ چھوڑنا پڑے گا۔ PMU نے ڈیزائن انجینئر اور نکاسیِ آب کے ماہر کے ساتھ مل کر متاثرین کو آگاہی فراہم کرنے کے لیے ایک میٹنگ 9 جون 2009ء کو منعقد کی جس میں STP کے ڈیزائن کی وضاحت کی گئی اور متاثرین کے سوالوں کے جواب دیے گئے۔ انھوں نے بتایا کہ سیلاب کے مسئلے کو ایک بند بنا کر حل کیا جائے گا جس کی اونچائی گذشتہ ایک سو سال میں آنے والے سیلابوں کے ریکارڈ کو پیشِ نظر رکھ کر متعین کی جائے گی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ STP کے ارد گرد کچھ خالی علاقہ بھی چھوڑا جائے گا۔ PMU، WASA اور مقامی حکومت کا خیال ہے کہ کسی بھی تکنیکی مسئلے سے بروقت ضرورت نمٹا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کھلے نالابوں کو مناسب طریقے سے تبدیل کیا جا سکتا ہے تا کہ گندا پانی رس کر زیرِ زمین پانی کو آلودہ نہ کرے۔

D۔ طریقہ ہائے کار کی نشاندہی

17۔ بات چیت کے آغاز کے طور پر OSPF ان ممکنہ طریقوں کا خلاصہ پیش کرتا ہے جو شکایت کنندگان، حکومت یا ADB نے تجویز کیے ہیں: (i) STP کی تعمیر بنجر زمین پر کی جائے (ii) LAA اور RP کے مطابق STP کی تعمیر کی جائے جس میں ADB کی پالیسی کے مطابق متاثرین کے مسائل یوں حل کیے جائیں کہ مضر اثرات سے بچاؤ اور ان کی تخفیف ہو سکے (iii) معاوضوں کی شرح میں اضافہ کیا جائے (iv) متاثرین کو ملازمتیں، طبی مرکز، پارک اور دیگر سماجی سہولیات کی تعمیرات مہیا کی جائیں (v) تمام فریقوں کو قابلِ قبول کسی حل تک پہنچنے تک متاثرین کو زمین کاشت کرنے دی جائے اور (vi) STP کی تعمیر منسوخ کر کے زمین متاثرین کو واپس کر دی جائے۔

E۔ مسئلے کے امکانی حل کا جائزہ

18۔ بنیادی مسئلہ معاوضے کی شرح کا ہے۔ شکایت کنندگان جن میں اڈیالہ کے کچھ افراد شامل ہیں، اس بات پر مصر ہیں کہ انھیں زیادہ معاوضہ ملنا چاہیے۔ یہ معاملہ فی الحال عدالت میں ہے۔ PMU نے بتایا ہے کہ اس نے عدالت کو درخواست کی ہے کہ وہ مقدمات کو اکٹھا کر کے سماعت کا عمل تیز کرے۔ اس کے علاوہ کوئی اور مداخلت فی الحال ممکن نہیں ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ عدالت کے فیصلے میں کتنی دیر لگے گی۔ مقدمات سماعت کے مختلف مراحل پر ہیں۔ بعض مقدمات میں متاثرین سے ثبوت فراہم کرنے کو کہا گیا ہے؛ دیگر مقدمات میں BoR کو ثبوت پیش کرنے کا کہا گیا اور LAC نے ریکارڈ عدالت میں پیش کیا۔

19۔ شکایت کنندگان کا خیال ہے کہ پراجیکٹ کی منسوخی سے ان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ وہ زمین کے عوض حاصل کیا گیا معاوضہ واپس دینے کو تیار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر انھیں زمین واپس مل جائے تو وہ پانچ سے دس سال کے عرصے کی قسطوں میں تمام معاوضہ واپس ادا کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ حکومت نے زور دے کر کہا ہے کہ STP لازمی طور پر مجوزہ جگہ پر ہی بنے گا کیونکہ راولپنڈی شہر کو اس کی ضرورت ہے۔ PMU کا خیال ہے کہ وہ ایک موزوں ڈیزائن بنائے گا جو کسی ایسے غیر ملکی ماہر سے باقاعدہ تصدیق کروایا جائے گا جو کسی بھی قسم کے مسئلے کا حل فراہم کر سکتا ہو۔ PMU نے جون 2009ء میں اس بات کی کوشش بھی کی کہ متاثرین کو STP کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے اور ان کے خدشات دور کیے جائیں۔

20۔ یہ واضح نہیں ہے کہ شکایت کنندگان اس مرحلے پر زیادہ معاوضے کے علاوہ کسی اور حل کے متعلق بات چیت کرنے پر راضی ہیں یا نہیں۔ تاہم بعض شکایت کنندگان نے یہ تجویز دی کہ حکومت، ADB اور حالیہ RP میں بنائی گئی متاثرین کی کمیٹیوں کے اراکین اور گاؤں کے بزرگوں کو مل بیٹھ کر مسائل پر بات کرنی چاہیے جیسا کہ پنجاب کے دیہات میں روایتی طور پر ہوتا ہے۔ شکایت کنندگان نے ایسی میٹنگوں کے لیے وقت نکالنے اور ان میں شرکت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

III۔ سفارشات اور مجوزہ لائحۂ عمل

A۔ سفارشات

21۔ شکایت کنندگان کی ترجیحات کو اولیت دینے کی ضرورت ہے۔ اس عرصے کا حقیقی اندازہ کرنے کی ضرورت ہے جو عدالت کو فیصلہ دینے میں لگے گا۔ OSPF کو بتائی گئی صورتحال کے مطابق یہ وقت چند ماہ سے لے کر کم از کم

دس سال تک ہو سکتا ہے۔ حکومت کو شکایت کنندگان کو واضح طور پر بتا دینا چاہیے کہ STP لازمی طور پر بنے گا۔ ADB اور حکومت کو بھی آپس میں بات چیت کر کے اقدامات مرتب کرنے چاہئیں۔ اراضی اور دیگر اثاثوں کے معاوضے کی مکمل ادائیگی کی جائے اور متاثرین کو واضح طور پر بتایا جائے کہ وہ مزید کتنے عرصے تک اپنی زمینیں کاشت کرتے رہیں گے۔ OSPF چند اصول وضوابط تجویز کرتا ہے (ضمیمہ دیکھیے) تاکہ فریقوں کے درمیان مذاکرات باہمی احترام اور مناسب فضا میں ہوں۔ ان اصول وضوابط کے بارے میں فریقوں سے بات چیت کی جائے گی اور ضرورت کے مطابق ان میں مناسب ترمیم کر لی جائے گی۔

B۔ مجوزہ لائحہ عمل

22۔ مجوزہ لائحہ عمل متاثرین اور متعلقہ افراد کے مسائل اور ان کے حل کی تجاویز کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ تجاویز شکایت کنندگان کی ہیں، کچھ حکومت کی اور کچھ ADB کی طرف سے ہیں۔ یہ فہرست حتمی نہیں ہے۔ متاثرین سے مشاورتی عمل کے دوران اسے زیر بحث لایا جائے گا اور فریقوں کی مرضی کے مطابق اس میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

1۔ معاوضہ اور روزگار

- ADB اور PMU کو حقیقی اندازہ پیش کرنا چاہیے کہ عدالت کا فیصلہ آنے میں کتنا وقت لگے گا۔
- ADB اور حکومت پنجاب کو REIP کو کسی نئے مجوزہ منصوبے میں شامل کرنے پر متفق ہونا چاہیے۔
- LAC کو BoR، PMU، اور ADB اور PMU کے دوبارہ آبادکاری کے ماہرین کے ساتھ مل کر ایک سادہ اور قابل فہم بروشر متاثرین کو فراہم کرنا چاہیے جس میں حصول اراضی کے تمام مراحل اور شکایات پیش کرنے کے مواقع اور طریق کار کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہو۔
- LAC کو BoR، PMU، اور ADB کے دوبارہ آبادکاری کے ماہرین کے ساتھ مل کر ایک بریفنگ کا اہتمام کرنا چاہیے جس میں زمین کی قیمت کے تعین کے طریق کار اور اس کی مختلف زمروں میں تقسیم کی وضاحت کی جائے۔ یہ بھی بتایا جائے کہ پرائس اسسمنٹ کمیٹی نے چاروں دیہات کے لیے معاوضوں کی موجودہ شرح کیسے متعین کی اور ان وجوہات کی نشاندہی کی جائے جن کی بنا پر اڈیالہ کی زمین کی قیمت زیادہ مقرر کی گئی ہے۔
- PMU کو ایک بریفنگ منعقد کرنی چاہیے اور شکایت کنندگان کو STP میں متوقع ملازمتوں، بھرتی کے طریق کار اور اس کے لیے درکار وقت سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اور STP کی تعمیر مکمل ہونے پر ضلعے کے

مستقل رہائش، خصوصاً اس پراجیکٹ سے متاثرہ افراد کو یہ ملازمتیں فراہم کرنے کا شفاف طریقہ وضع کرنا چاہیے۔

- PMU کو نئے اور ADB سے منظور شدہ RP پر ADB کی غیر رضا کارانہ دوبارہ آبادکاری کی پالیسی کے مطابق عمل درآمد کرنا چاہیے اور RP میں بتائے گئے عمل درآمد کے شیڈول کی پیروی کرنی چاہیے۔ RP، معاوضوں کی اہلیت کے گوشوارے اور دیگر اہم نکات پر متاثرین اور شکایت کنندگان کو تفصیلی بریفنگ دی جانی چاہئیں۔

2۔ STP کا محل وقوع

- PMU کے ماہر ماحولیات اور PMU کے انجینئر کو جگہ کے انتخاب کے بارے میں ADB، شکایت کنندگان اور دیگر متاثرین کے لیے ایک بریفنگ تیار کرنی چاہیے جس کے لیے نیشنل انجینئرنگ سروسز پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ (NESPAK) سے تکنیکی معاونت[10] حاصل کی جائے۔

3۔ محفوظ ماحول

- PMU کو CWUS، PRM، شکایت کنندگان اور دیگر متاثرین کے لیے ایک بریفنگ تیار کرنی چاہیے جس میں STP کی وجہ سے آس پاس کے دیہات پر سیلاب کے اثرات سے متعلق ان نتائج کے بارے میں بتایا جائے جن کا ذکر NESPAK نے پراجیکٹ کے تکنیکی مطالعے کے دوران کیا ہے۔
- PMU کو شکایت کنندگان اور متاثرین کو معلومات کی فراہمی کے لیے ایک اور میٹنگ کا اہتمام کرنا چاہیے جس میں انہیں نالابوں سے پانی کے رسنے کو روکنے کے لیے عمل کرنے اور دیگر حفاظتی اقدامات سے آگاہ کیا جائے۔
- PMU کو STP کے تفصیلی ڈیزائن بنانے کے مرحلے پر کیے گئے ناخوشگوار بُو کے متعلق تفصیلی مطالعے کے نتائج کو تمام متعلقین کے سامنے لانا چاہیے اور ان نتائج کو مناسب طور پر CWUS، PRM، شکایت کنندگان اور دیگر متاثرین کو پیش کرنا چاہیے۔
- PMU کے ماہر ماحولیات کو نگرانی سے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے شکایت کنندگان اور دیگر متاثرین کو آگاہ کرنا چاہیے اور کسی ایسے طریقہ کار پر اتفاق ہونا چاہیے جس کے ذریعے انہیں مسلسل آگاہ رکھا جا سکے۔

4۔ مجوزہ شیڈول

23۔ مشاورت کے عمل میں آئندہ اقدامات یوں تجویز کیے گئے ہیں:

تفصیل	تاریخ
اردو ترجمے کے لیے RAR کی انگریزی میں تیاری	20 جولائی 2009ء
RAR کا اردو ترجمہ کرنا اور اس کی OSPF کنسلٹنٹ سے توثیق کرانا	25 جولائی 2009ء
ای میل اور کوریئر کے ذریعے RAR کی تمام فریقوں کو فراہمی	25 جولائی 2009ء
شکایت کنندگان کو تین دن کے اندر RAR تقسیم کرنے کے عمل کی تکمیل	28 جولائی 2009ء
OSPF کی طرف سے PMU کو RAR کی وضاحت کرنا، اگر ضروری ہو	8 اگست 2009ء
OSPF کی طرف سے شکایت کنندگان کو محدود گروہی مشاورت کے ذریعے RAR کی وضاحت کرنا	9 تا 11 اگست 2009ء
شکایت کنندگان کا مشاورت کے عمل کو جاری رکھنے کے متعلق فیصلہ کرنا - 7 دن	18 اگست 2009ء
فریقوں کا RAR پر اپنی رائے بھیجنا - 14 دن	1 ستمبر 2009ء
OSPF کا تمام فریقوں کی مشاورت سے مجوزہ لائحہ عمل تیار کرنا	22 ستمبر 2009ء
تمام فریقوں کی مشاورت سے متفقہ لائحہ عمل تیار کرنا	ستمبر کا آخری یا اکتوبر کا پہلا ہفتہ
متفقہ لائحہ عمل پر عمل درآمد	تمام متاثرین کی مشترکہ مشاورت کے دوران تاریخوں کا تعین ہوگا

24۔ OSPF درج ذیل اقدامات کے بعد لائحہ عمل کے اتفاق پر ایک مجوزہ معاہدہ تیار کرنا چاہتا ہے: (i) شکایت کنندگان اس بات کا فیصلہ کرلیں کہ کیا وہ مشاورت کے عمل کو جاری رکھنا چاہتے ہیں، اور (ii) تمام فریق RAR پر اپنی رائے دے چکیں۔ لائحہ عمل کے اتفاق کے متعلق اس مجوزہ معاہدے پر ستمبر کے اواخر یا اکتوبر کے اوائل میں ہونے والی تمام فریقوں کی مشاورتی میٹنگ کے دوران بحث کی جائے گی۔

ضمیمہ

مجوزہ اصول وضوابط

مذاکرات کے اس عمل میں شریک تمام فریقوں کو درج ذیل تجاویز دی جاتی ہیں:

(i) ایک وقت میں ایک ہی شخص گفتگو کرے گا اور اس کی گفتگو کے دوران اسے ٹوکا نہیں جائے گا۔

(ii) ہر شخص بولنے سے پہلے انتظار کرے گا تاکہ منتظم اس کو اجازت دے۔

(iii) ہر شخص صرف اپنے خیالات کا اظہار کرے گا یا اپنے ادارے کے موقف کی وضاحت کرے گا بجائے اس کے کہ وہ دوسروں کی جگہ بولے۔

(iv) وقت کی کمی کے باعث اور مشاورت کے عمل میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شریک کرنے کے لیے تمام لوگ اپنے خیالات نپے تلے انداز میں اختصار کے ساتھ بیان کریں گے۔

(v) تمام موبائل فون بند کردیے جائیں گے یا ان کی آواز بند کردی جائے گی۔

(vi) کسی قسم کا اختلاف آرا پر ہوگا، ایک دوسرے کے ساتھ نہیں۔ کوئی شخص کسی دوسرے پر ذاتی حملہ نہیں کرے گا اور ہر کسی کی رائے کا احترام کیا جائے گا۔

(vii) تمام لوگ ایک دوسرے سے احترام کے ساتھ بات کریں گے، ایک طرف ہوکر کھسر پھسر نہیں کی جائے گی اور تمام گفتگو کو نتیجہ خیز اور تعمیری انداز میں آگے بڑھایا جائے گا۔

(viii) ضروری ہے کہ تخلیقی اور نئے حل تلاش کیے جائیں؛ اس لیے تمام لوگوں کو چاہیے کہ دوسروں کے خیالات پر قبل از وقت فیصلہ دینے سے گریز کریں۔ اس کی بجائے تجاویز کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کریں اور فراخ دلی کا مظاہرہ کریں۔

(ix) کوئی فریق میڈیا کو کوئی انٹرویو نہیں دے گا اور نہ ہی میڈیا کے ذریعے بیان بازی کرے گا۔

(x) تمام لوگوں سے اصول وضوابط کی منظوری کے بعد منتظم ان پر عمل درآمد کروائے گا۔

تمام فریق ان اصول وضوابط پر بحث کریں اور ان پر متفق ہوں اور لائحہ عمل کی تیاری کے دوران ان میں ضروری ترمیم، تخفیف یا اضافہ کریں۔ اگر فریق اصول وضوابط میں کسی قسم کی تبدیلی ضروری سمجھیں تو یہ کسی بھی وقت بدلے جاسکتے ہیں۔